حلف الفضول اور قبل از نبوت واقعاتِ سیرت سے حکمِ شرعی پر استدلال کی حیثیت

*عثمان احمد

The Holly Prophet (Peace Be Upon Him) is the absolute & final authority on earth by Allah Almighty whose each & every action is source of Islamic law. The question is about the pre- prophethood life whether it can be a source of Islamic Sharia & law or not. Majority of Islamic Jurists & scholars are of the view that before Prophethood, action & events from life of Hazrat Muhammad (Peace Be Upon Him) can not be quoted to decide admissibility or in admissibility of any deed. This article deals with this issue.

انبیاء کرام علیھم السلام وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کی زندگی کا ہر لحہ اللہ جل شانہ کی حفاظت میں اس طرح گزرتا ہے کہ وہ بچپن سے تادمِ واپسیں طہارت و پاکیزگی کے حصار میں رہتے ہیں۔ انکی طبیعتیں اور مزاج فطری طور پر گناہوں کے میلانات ورجحانات سے پاک ہوتے ہیں۔ اس لیے بعثت ونبوت سے قبل بھی ان کی زندگی بے عیب اور بے نقص ہوتی ہے۔ عرب کے برائیوں سے اٹے ہوئے معاشرے کا جائزہ لیا جائے اور پھر خاتم المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچپن، لڑکپن اور جوانی کی پاکیزگی، خلق کریمانہ اور دانش و بینش پر نظر ڈالی جائے تو آپ کی شخصیت کو معجزہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں۔ زمانہ قبل از نبوت میں آپ کی زندگی کے بہت سے واقعات بڑے منفرد اور بڑے پرکشش ہیں۔ انہی واقعات میں سے آپ کی سیرت کا ایک زریں ورق آپ کا قبل از نبوت حلف الفضول کے معاہدے میں شریک ہونا ہے یہ معاہدہ عرب کے معاشرے میں ظلم کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا روشن چراغ جلانے کی کوشش تھی۔

لغوی معنی

حلف کا لفظ ح کی زیر اور لام ساکن کے ساتھ ہے جس کا مطلب عہد اور بیعت ہے (۱)

فضول، فضل کی جمع ہے۔ یعنی فضل کی کثرت۔ جیسے فلس کی جمع فلوس کہی جاتی ہے۔ (۲)

☆ لیکچرر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حلف کا زمانہ

یہ معاہدہ حرب فجار کے بعد شہرِ حرام ذی قعدہ میں بعثت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیس برس قبل ہوا۔(۳) بعض نے شوال کا مہینہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بیس برس لکھی ہے۔(۴)

حلف الفضول کا پس منظر

اہلِ یمن میں ایک شخص قبیلہ بنی زبید کا عمرہ کے لیے مکہ آیا۔اس کے پاس کچھ ساز وسامان تھا جو اس نے قبیلہ بنوسہم کے عاص بن وائل کے ہاتھ فروخت کر دیا۔عاص بن وائل نے اس کا مال ومتاع بھی لے لیا اور قیمت ادا کرنے سے بھی منکر ہوگیا۔وہ شخص قبیلہ بنوسہم کے متعدد افراد سے کہتا کہ اس کا مال ومتاع واپس دلانے میں مدد کریں۔وہ سب اس کے ساتھ درشتی سے پیش آئے۔ان سے مایوس ہوکر وہ قریش کے قبائل میں مدد کے لیے پھرتا رہا مگر سب نے اسے ذلیل کیا۔جب اس نے یہ صورتِ حال دیکھی تو طلوع شمس کے وقت جبلِ ابی قبیس پر ایک چٹان پر کھڑا ہوا قریش اس وقت کعبہ کے گرد اپنی مجالس لگاتے تھے۔اس نے اونچی آواز چند اشعار پڑھے جس میں اس نے آل فہر سے مکہ کی حرمت کا خیال کرنے کو کہا اور معتمر ومُحرم کے مال کو غصب کرنے والے کے خلاف مدد نہ کرنے پر عار دلائی۔اس پر قریش نے اس کی تعظیم کی۔اس کا حق دلوانے کے لیے جمع ہوئے اور دار عبداللہ بن جدعان میں قبائل نے معاہدہ کیا(۵)

حلف الفضول زبانی معاہدہ تھا یا تحریری

اکثر سیرت نگاروں نے تحالفوا و تعاقدوا کے الفاظ لکھے ہیں۔کسی نے اس کی تحریر کیے جانے کا ذکر نہیں کیا اور پھر حلف کے الفاظ بھی اس پر دلالت کرتے ہیں کہ زبانی ہوگا۔کیونکہ حلف کا لفظ بھی اس کا متقاضی ہے کہ یہ زبانی ہو اور تحریر میں نہ لایا جائے۔کیونکہ حلف قسم کی طرح ہے اور قسم کا تحریری ہونا عرب میں مروج نہیں تھا۔

حلف الفضول کا دوسرا نام

اس معاہدہ کا دوسرا نام حلف المطیبین تھا۔(٦) البتہ بعض کی رائے یہ ہے کہ حلف الفضول اور حلف المطیبین دو علیحدہ علیحدہ معاہدے ہیں اور اور حلف الفضول کو حلف المطیبین اغراض ومقاصد میں ایک جیسا ہونے باعث تشبیہاً کہا گیا ہے۔(۷) حلف المطیبین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے پہلے قصی بن کلاب کی وفات کے بعد بنوعبدالدار اور بنو ہاشم کے اختلاف کے باعث ہوا۔(۸)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حلف الفضول میں شریک قبائل

حلف الفضول میں قریش کے قبائل بنو ہاشم، بنو امیہ، بنو نوفل بن عبد مناف، بنو عبد المطلب، بنو زہرہ بن کلاب، بنو اسد بن عبد العزیٰ، بنو مخزوم اور بنو تیم بن مرۃ شریک ہوئے۔ بنو عبد شمس اس میں شامل نہیں ہوئے۔(۹)

معاہدہ

۱۔ مظلوم کی مدد و نصرت کے لیے باہمی تعاون کیا جائے گا چاہے وہ اہلِ مکہ سے ہو یا مکہ کے علاوہ کہیں کا۔

۲۔ قیدیوں کی رہائی کے لیے فدیہ کا انتظام کیا جائے گا۔

۳۔ غارمین کی اعانت کی جائے گی۔

۴۔ اہل مکہ کے ظلم سے بچانے کے لیے پردیسی یا مسافر کی حفاظت کی جائے گی۔(۱۰)

حلف کے لیے ابتدا کرنیوالی شخصیت

اس معاہدہ کے لیے جس نے سب سے پہلے آواز لگائی اور کوشش کی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زبیر بن عبد المطلب تھے۔(۱۱) عبد اللہ بن جُدعان جو کہ سخاوت و متانت میں معروف شخصیت تھی، اس نے بھی اس کی تایید کی۔ اور قریش کے موجود سرداروں کے لیے اعلیٰ کھانے کا انتظام کیا۔(۱۲)

حلف کا مقام

قریش اس معاہدے کے لیے دار عبد اللہ بن جُدعان میں جمع ہوئے۔(۱۳) عبد اللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب قریشِ مکہ کے صاحبِ تکریم لوگوں میں سے تھا۔ اپنی سخاوت میں معروف تھا۔ ایک دفعہ سیدہ عائشہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ابنِ جدعان عہد جاہلیت میں صلہ رحمی کرنے والا اور مسکینوں کو کھانا کھلانے والا تھا تو کیا اس کے یہ اعمال آخرت میں اس کے لیے نفع بخش ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں۔(۱۴)

وجہ تسمیہ

کتبِ سیرت و تاریخ میں درج ذیل وجوہِ تسمیہ کا ذکر ملتا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پہلی وجہ

بعض اہل علم نے وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حلف الفضول سے مراد حلف الفضائل لیا ہے یعنی اعلیٰ اوصاف وکمالات والا معاہدہ۔(۱۵)

دوسری وجہ

بعض نے لکھا ہے کہ معاہدہ کرنے والے افراد نے کہا **لقد دخل هؤلاء فی فضل من الامر**۔(۱۶)

یعنی یہ سب لوگ فضل وشرف کے معاملے میں شریک ہوئے اس لیے اس کا نام حلف الفضول معروف ہوگیا۔

تیسری وجہ

بعض نے کہا کہ یہ معاہدہ قبیلہ جرھم کے معاہدہ کی طرح تھا کہ انہوں نے معاہدہ کیا تھا کہ مکہ کی سر زمین پر ظلم نہیں ہونے دیں گے اور معاہدہ کرنے والوں کے نام فضل بن شراعۃ، فضل بن وداعۃ اور فضل بن قضاعۃ وغیرہ تھے اس لیے اس معاہدہ کو بھی اسی تسلسل میں حلف الفضول کا نام دیا گیا۔ یہ بھی ذکر ہے کہ ان کے نام فضل، فضال اور فضالۃ تھے(۱۷)

چوتھی وجہ

صاحب البدر المنیر تحریر فرماتے ہیں

وقیل علیٰ انهم ینفقون من فضول اموالهم فسمو ابذلك حلف الفضول

اور کہا گیا کہ کہ وہ اپنے فاضل اموال (اس عہد کی پاسداری میں مظلوموں پر) خرچ کریں گے۔ پس اس کا نام حلف الفضول ہوگیا(۱۸)

لانهم اخرجوا فضول اموالهم للاضیاف (۱۹)

پانچویں وجہ

ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی کہ حلف الفضول ایک خوشبو جس کا نام فاضل ہے اس سے منسوب کر کے اسے حلف الفضول کہا گیا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سُمُّوا بذ الك لفاضل ذالك الطِّيِّب (۲۰)

چھٹی وجہ

فضل کا مطلب مال بھی ہوتا ہے۔اور یہ بھی وجہ تسمیہ بیان کی گئی کہ حلف دینے والوں نے طے کیا تھا کہ کسی کا مال کسی کے پاس نہیں رہنے دیں گے۔

انما سمی حلف الفضول لانهم تحالفوا علی الا یتر کوا لأحد عند أحد فضلا الا اخذوه

اس کا نام حلف الفضول رکھا گیا کیونکہ انہوں نے باہم حلف دیا تھا کہ کسی کا مال کسی (دوسرے) کے پاس (ظالمانہ طور پر) نہیں رہنے دیں گے مگر اسے اس واپس لے لیں۔(۲۱)

ساتویں وجہ

قریش کے جن لوگوں نے اس کو ناپسند کیا انہوں نے عیب لگاتے ہوئے حلف الفضول کہا **و قالوا هذا من فضول القوم**۔انہوں کہا یہ فضول (بےکار) لوگوں میں سے ہیں۔

یہ وجہ تسمیہ قرین قیاس نہیں لگتی کیونکہ ایسے خیر کے معاہدے کا نام برائی کے ساتھ معروف ہونا اور خود معاہدین کا بھی اس نام کو قبول کر لینا ممکنات میں سے نہیں ہوسکتا۔(۲۲)

صحابہؓ جو مجلس حلف الفضول میں موجود تھے

حضرت ارقم بن ابی الارقمؓ جو اولین ایمان لانے والوں میں سے تھے اور جن کا گھر ''دار ارقم'' خفیہ دور دعوت میں مسلمانوں کی پناہ گاہ تھا، نے حلف الفضول میں شرکت کی تھی۔(۲۳)

حضرت حکیم بن حزامؓ جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھتیجے تھے وہ بھی حلف الفضول کی مجلس میں موجود تھے۔(۲۴)

انساب الاشراف میں ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **شهدت مع عمومتی حلف الفضول** میں اپنے چچاؤں کے ہمراہ حلف الفضول میں موجود تھا۔اس روایت کی روشنی میں حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ بھی اس مجلس میں موجود ہوں گے۔(۲۵)

حلف الفضول کے لیے مدح نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از نبوت ورسالت حلف الفضول کی مدح فرمائی حالانکہ یہ عہد جاہلیت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں کیا گیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنکُثَه وان لی حُمر النَّعَم

میں اس حلف کو توڑنا کبھی پسند نہیں کروں گا اگر چہ میرے لیے (اس کے بدلے میں) سرخ اونٹ ہوں (۲۶)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لقد شهدتُ فی دار عبد الله بن جُدعان حلفا لو دعيت به فی الاسلام لاجبتُ

میں دار عبداللہ بن جدعان میں موجود تھا جس وقت حلف اٹھایا گیا اگر مجھے اسلام میں بھی اس حلف کے لیے دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا (۲۷)

قبل از نبوت سیرت نبویہ کے واقعات سے حکم شرعی پر استدلال کی حیثیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مطہرہ کے واقعاتِ قبل از نبوت جیسے کہ حلف الفضول کا واقعہ ہے، سے استدلال کرتے ہوئے حکم شرعی کا استنباط ہوسکتا ہے یا نہیں اس کے بارے فقہاء اصولیین و مجتہدین کی کتب میں براہِ راست بحث نہیں ملتی۔البتہ اصولِ فقہ کی کتب میں اس سے متعلق ضمنی طور پر درج ذیل تین عنوانات میں اشارے موجود ہیں۔

۱۔حسن وقبح عقلی ہے یا شرعی

۲۔شرع من قبلنا سے استدلال کی شرعی حیثیت

۳۔عصمت انبیاء قبل از بعثت

اصولیین کی کتب کا جائزہ یہ واضح کرتا ہے کہ سیرت مطہرہ کے واقعات قبل از نبوت سے حکمِ شرعی پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل از نبوت نبی نہیں تھے لہذا غیرِ نبی کے افعال سے حکمِ شرعی پر استدلال نہیں ہوسکتا۔

ان المختار فی الافعال قبل البعثة هو التوقف أی لا يحكم عليها بالاباحة ولا تحريم (۲۸)

قال امام الحرمين و المازری لا يظهر لها ثمرة فی الاصول ولا فی الفروع بل تجری مجری التواريخ المنقولة ولا يترتب عليها حكم فی الشريعة(۲۹)

”شرع من قبلنا“ کے عنوان کے تحت یہ بحث بھی فقہاء اصولیین کی کتب میں ملتی ہے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل از نبوت کیا کسی شریعت کے متبع اور پیرو تھے یا نہیں؟ اس کے بارے درج ذیل اقوال منقول ہیں

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدمؑ کی شریعت پر عمل کرتے تھے کیونکہ یہ اول الشرائع تھی۔

۲۔ شریعت نوحؑ پر عمل پیرا تھے کیونکہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے شرع لکم من الدین ما وصّٰی به نوحا (اس نے تمہیں وہ شریعت ودیعت کی جس پر نوحؑ چلے)

۳۔ شریعت ابراھیمؑ پر عمل پیرا تھے کیونکہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ان اتبع ملة ابرهیم(۳۰) اکثر حنفیہ کی یہی رائے ہے

۴۔ شریعت موسوی پر عمل کرتے تھے

۵۔ جناب عیسیٰؑ کی شریعت پر چلتے تھے کیونکہ یہ آخری شریعت تھی۔

۶۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سے قبل تمام انبیاء کی شرائع پر چلے سوائے ان کے جو منسوخ کردی گئیں۔

۷۔ ابن القشیری کی رائے ہے کہ آپ کسی شریعت کے پیرو تھے مگر ہمیں اس کا علم نہیں۔

۸۔ جمہور متکلمین کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل از نبوت کسی بھی شریعت کے پیرو نہ تھے کیونکہ یہ عقلا محال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نبی کے پیرو اور امتی کی حیثیت سے اس کی شریعت کی پابندی کریں۔

۹۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریعتِ عقل کے پابند تھے۔ ابن القشیریؒ کا قول ہے کہ یہ محض باطل بات ہے۔ عقل کی کوئی شریعت نہیں ہوتی۔ اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شریعت کے پیرو ہوتے تو اس کا ضرور اظہار فرماتے کبھی کتمان نہ فرماتے۔(۳۱)

اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شریعت کے پیرو تھے تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت قبل از نبوت کے واقعات سے شرعی معاملات میں استدلال درست نہیں ہوسکتا کیونکہ پہلی تمام شرائع آپ کی شریعت کے بعد منسوخ ہو چکی ہیں۔ منسوخ کالمعدوم ہوتا ہے۔

اگرچہ محدثین کے ہاں حدیث کی تعریف

هی ما نُقِل عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من اقوال و افعال و تقریرات و صفاته الخَلقیة و الخُلُقیة سواء کان ذلك قبل البعثة او بعدها(۳۲)

میں قبل از بعثت کے اقوال وافعال وتقریرات بھی شامل ہیں لیکن یہ تعریف آپ کی زندگی کے اکثر واقعات کے محفوظ ہونے کی طرف تو اشارہ کرتی ہے لیکن یہ تعریف استدلالِ شرعی کے لیے مفید نہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

انبیاء کی قبل از نبوت عصمت کے بارے میں علماء کی دو آراء ہیں ایک گروہ قبل از نبوت و بعثت عصمت کا قائل ہے جبکہ دوسرا گروہ قبل از نبوت و بعثت عصمت کو لازم نہیں سمجھتا۔

عصمتِ انبیاء قبل از بعثت کے قائلین کے چند اقوال ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

امام قرطبی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

قال القاضی ابو الفضل عیاض و اما عصمتهم من هذا الفن قبل النبوة فللناس فیه خلاف، و الصواب انهم معصومون قبل النبوة من الجهل بالله وصفاته والتشكك فی شیء من ذلك.وقد تعا ضدت الاخبار والآثار بتنزيههم عن هذه النقيصة منذ وُلدوا.و نشأتهم على التوحيد و الايمان،بل على اشراق انوار المعارف ونفحات ألطاف السعادة ومن طالع سيرهم منذ صباهم الى مبعثهم حقق ذلك .(۳۳)

تفسیر البحر المدید میں آیت واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فا تمهن قال انی جاعلك للناس اماما قال ومن ذريتي قال لاينال عهد الظالمين (۳۴) کی تفسیر میں لکھتے ہیں

وفی دليل على عصمة الانبياء قبل البعثة.(۳۵)

تفسیر اضواء البیان میں ہے

اما قبل البعثة ، فا لعصمة من الكبائر ايضا ،يجب الجزم بها،لانه صلى الله عليه وسلم كان فی مقام التهيؤ للنبوة من صغره وقد شُق صدرة فی سن الرضاع و اُخرج منه حظ الشيطان،ثم انه لو كان قد وقع منه شیء لاخذوه عليه حين عارضوه فی دعوته،ولم يُذكر من ذالك ولا شيئفلم يبق الا القول فی الصغائر،فهی دائرة بين الجواز و المنع، فان كانت جائزة و وقعت فلا تمُس مقامه صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلملو قوعها قبل البعثة و التكليف.(۳۶)

عصمتِ انبیاء قبل از بعثت کے عدم قائلین کے بارے علامہ آمدی تحریر فرماتے ہیں

(العصمة)اما قبل النبوة فقد ذهب القاضی ابو بكرو اكثر اصحابناو كثير من المعتزلة الى انه لايمتنع عليهم المعصية كبيرة كانت او صغيرة

قبل از نبوت عصمت کے بارے ابوبکر باقلانی، ہمارے اکثر اصحاب (شوافع) اور اکثریت معتزلہ کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رائے ہے کہ انبیاء سے گناہ صغیرہ وکبیرہ دونوں کا صدور محال نہیں۔(۳۷)

عصمت انبیاء قبل از نبوت تسلیم کرنے باوجود یہ لازم نہیں کہ ان کے افعال کو حجت شرعیہ تسلیم کیا جائے۔ کیونکہ اعمال و واقعات کے حجتِ شرعیہ ہونے کا تعلق نبوت سے ہے نہ معصومیت سے۔ کیونکہ معصومیت کی ایک نوع تو اطفال ومجانین کو بھی حاصل ہوتی ہے۔ اعمال و واقعات قبل از نبوت کو حجتِ شرعیہ تسلیم کرنا آیت رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی الله حجة بعد الرسل (۳۸) کے خلاف ہے۔

زرکشیؒ لکھتے ہیں

فلو کان له الحجة علیهم قبل البعثة لما قال انما ابعث الرسل لاقطع بها حجة(۳۹)

البتہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبل از نبوت کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو فطرت سلیمہ اور عقلِ صحیح کے خلاف ہو۔ بحرالرائق میں ہے

وذهب العراقیون من مشائخنا الی ان الذبح محظور عقلا لما فیه من ایلام الحیوان و لکن الشرع احله قال شمس الائمةالسرخسی فی المبسوط و هذا عندی باطل لانه علیه الصلوٰة و السلام کان یتنا ول اللحم قبل البعثة ولا یظن به انه کان یأکل ذبائح المشرکین لذ بحهم بأسماء آلهتهم فعرفنا انه کان یصطاد و یذبح بنفسه و ما کان یفعل ما هو المحظورعقلا کا الکذب و الظلم و السفه(۴۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب اعمال وواقعاتِ قبل از نبوت کو حکم کے لحاظ سے درج ذیل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

۱۔ وہ اعمال وواقعات جن کو شریعت نے ناجائز قرار دے دیا۔ جیسے متبنّٰی بنانا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو متبنّٰی بنایا مگر آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم کے ذریعے منع کردیا گیا۔

۲۔ وہ اعمال وواقعات جن کو شریعت نے جائز اور حلال قرار دیا جیسے تجارت وزراعت وغیرہ

۳۔ وہ اعمال و واقعات جن پر کوئی حکم شرعی مرتب نہیں ہوتا کیونکہ وہ اعمال و واقعات عاداتِ بشریہ و

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اضطراریہ میں سے ہیں جیسے قبائلی معاشرت، صحرائی زندگی،

۴۔ وہ اعمال و واقعات جن کے بارے شریعت میں حلت وحرمت یا جواز وعدمِ جواز کا حکم منقول نہیں۔ جیسے غارِ حرا میں غور وفکر کی عبادت۔ اس کے بارے میں اباحت کا حکم لگایا جائے گا جیسے کہ صوفیاء نے اس سے مراقبہ پر استدلال کیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ النووی، ابو زکریا محی الدین بن شرف، تہذیب الاسماء واللغات (تحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطاء، س۔ن) ۱/۱۲۱۴

۲۔ القرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، ۱۰/۱۶۹

۳۔ السہیلـــــــی، ابوالقاسم عبدالرحمان بن عبداللہ، الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، تحقیق عمر عبدالسلام السلامی (داراحیاء التراث العربی بیروت، طبع اول، ۱۴۲۱ھ) ۲/۴۶

ابن سید الناس، محمد بن عبداللہ بن یحییٰ، عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر (مؤسسۃ عز الدین للطباعۃ والنشر، بیروت، ۱۴۰۶ھ) ۱/ ۶۸

۴۔ الفاکہی، ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن العباس، المکی، اَخبار مکۃ فی قدیم الدھر وحدیثہ، تحقیق عبدالملک عبداللہ دھیش (دار خضر بیروت، طبع ثانی ۱۴۱۴ھ) ۵/ ۱۹۱، ۱۱۴، ۱۴۰

۵۔ الاندلسی، ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی، الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ و الثلاثۃ الخلفاء، تحقیق محمد کمال الدین عزالدین علی (عالم الکتب بیروت، ۱۴۱۷ھ) ۱/ ۵۴

السہیلـــــــی، ابوالقاسم عبدالرحمان بن عبداللہ، الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، تحقیق عمر عبدالسلام السلامی (داراحیاء التراث العربی بیروت، طبع اول) ۱۴۲۱ھ، ۲/ ۴۶

۶۔ الطحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد الارذی، المصری، شرح مشکل الآثار، تحقیق شعیب الارنوؤط (مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۵ء) ۱۵/ ۲۲۱

۷۔ البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ، تحقیق محمد عبدالقادر عطا (مکتبہ دار الباز مکۃ المکرّمۃ، ۱۴۱۴ھ) ۳/ ۳۶۷

۸۔ العسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، تلخیص الحبیر فی احادیث الرافعی الکبیر، تحقیق السید عبداللہ ہاشم الیمانی المدنی (طبع المدینۃ المنورۃ، ۱۳۸۴ھ) ۳/ ۱۰۳

الشافعی، ابن الملقن ابوحفص عمر بن علی المصری، البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والآثار الواقعۃ فی الشرح الکبیر، تحقیق مصطفیٰ ابوالغیط وعبداللہ بن سلیمان و یاسر بن کمال (دار الھجرۃ للنشر والتوزیع، الریاض، طبع اول، ۱۴۲۵ھ) ۷/ ۳۲۹

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۹۔ الفاکہی، ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن العباس، المکی، أخبار مکہ فی قدیم الدھر وحدیثہ، ۱۹۱/۵،
الطحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد الارذی، المصری، شرح مشکل الآثار، تحقیق شعیب الارنوَط (مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۵ء) ۲۱۹/۱۵
القرطبی، ابو عمر یوسف بن عبداللہ النمری، التمہید لما فی موطا من المعانی والاسانید، تحقیق مصطفیٰ بن احمد العلوی، محمد عبدالکبیر البکر (مئوسسہ قرطبہ، س۔ن) ۱۴۴/۹
۱۰۔ الجزری، ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، تحقیق عبداللہ قاضی (دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ) ۵۷۰/۱
ابن الجوزی، ابو الفرج عبدالرحمان بن علی، المنتظم فی تاریخ الملوک الامم، تحقیق مصطفیٰ عبدالقادر عطا (دار صادر بیروت، طبع اول، ۱۳۵۸ھ) ۲۲۹/۱
۱۱۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنھایۃ، تحقیق علی شیری (دار احیاء تراث العربی، طبع اول، ۱۴۰۸ھ) ۳۵۵/۲
۱۲۔ الشافعی، محمد بن عمر بحرق الحضرمی، محمد غسان نصوح عزقول، حدائق الانوار ومطالع الاسرار فی سیرۃ النبی المختار (دار الحاوی بیروت، ۱۹۹۸ء) ص ۱۱۶
الحلبی، علی بن برہان الدین، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون (السیرۃ الحلبیہ) (دار المعرفہ بیروت، ۱۴۰۰ھ) ۲۱۱/۱
۱۳۔ القرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، تحقیق سمیر البخاری (دار عالم الکتب، الریاض، ۱۴۲۳ھ) ۳۳/۶
۱۴۔ ابو الفرج الاصفہانی، الاغانی (دار صادر بیروت، ۲۰۰۴) ۴۱۸/۲،
۱۵۔ القرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد، احمد البردونی وابراھیم اطفیش، الجامع لاحکام القرآن (دار الکتب المصریۃ، القاہرۃ، ۱۳۸۴ھ) ۱۶۹/۱۰
۱۶۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنھایۃ، تحقیق علی شیری (دار احیاء تراث العربی، طبع اول، ۱۴۰۸ھ) ۳۵۶/۲
۱۷۔ الفاکہی، ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن العباس، المکی (أخبار مکہ فی قدیم الدھر وحدیثہ) ۱۹۳/۵۔۱۹۵
۱۸۔ الشافعی، ابن الملقن ابو حفص عمر بن علی المصری، البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والآثار الواقعۃ فی الشرح الکبیر، تحقیق مصطفیٰ ابو الغیط وعبداللہ بن سلیمان ویاسر بن کمال (دار الھجرۃ للنشر والتوزیع، الریاض، طبع اول، ۱۴۲۵ھ) ۳۲۹/۷
۱۹۔ الصالحی، محمد بن یوسف، الشامی، سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد وذکر فضائلہ، اعلام نبوتہ وافعالہ واحوالہ فی المبدا والمعاد، تحقیق شیخ عادل احمد عبدالموجود، الشیخ علی محمد معوض (دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۴ھ) ۱۵۵/۲

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۰۔ الشافعی، ابن الملقن ابوحفص عمر بن علی المصری، البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والآثار الواقعۃ فی الشرح الکبیر، تحقیق مصطفیٰ ابوالغیط وعبداللہ بن سلیمان ویاسر بن کمال (دار الھجرۃ للنشر والتوزیع، الریاض، طبع اول، ۱۴۲۵ھ) ۷/۳۲۹

۲۱۔ الاندلسی، ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی، الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ و الثلاثۃ الخلفاء، تحقیق محمد کمال الدین عزالدین علی (عالم الکتب بیروت، ۱۴۱۷ھ) ۱/۵۴

۲۲۔ الاندلسی، ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی، الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ و الثلاثۃ الخلفاء، تحقیق محمد کمال الدین عزالدین علی (عالم الکتب بیروت، ۱۴۱۷ھ) ۱/۵۴

۲۳۔ القرطبی، ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (دار الجیل بیروت، طبع اول ۱۴۱۲ھ) تحقیق علی محمد البجاوی، ۱/۱۳۱

۲۴۔ البغدادی، محمد بن حبیب، المنمق فی اخبار قریش، تعلیق خورشید احمد فاروق (عالم الکتب بیروت لبنان، س ن) ص ۱۸۹

۲۵۔ البلاذری، احمد بن یحییٰ، انساب الاشراف، تحقیق شیخ محمد الباقر المحمودی (مؤسسۃ العلمی للمطبوعات، بیروت، ۱۳۹۴ھ) ۱/۹

۲۶۔ البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین بن علی، السنن الکبری (مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ، حیدر آباد، انڈیا، طبع اول، ۱۳۴۴ھ) ۶/۳۶۷

۲۷۔ ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنھایۃ، تحقیق علی شیری (دار احیاء التراث العربی، طبع اول، ۱۴۰۸ھ) ۲/۳۵۵

۲۸۔ الاسنوی، ابو محمد عبد الرحیم بن الحسن، التمہید فی تخریج الفروع علی الاصول، تحقیق محمد حسن ھیتو (مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۴۰۰ھ) ص ۴۸۷

۲۹۔ ابن امیر الحاج محمد بن محمد، التقریر والتحریر فی علم الاصول (دار الفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ) ۲/۴۱۱

۳۰۔ النحل، ۱۶:۱۲۳

۳۱۔ الشوکانی، محمد بن علی، ارشاد الفحول الیٰ تحقیق الحق من علم الاصول، تحقیق الشیخ احمد غرو (دار الکتاب العربی، طبع اول، ۱۴۱۹ھ) ۲/۱۷۷۔۱۷۸

۳۲۔ ابن قدامہ المقدسی، روضۃ الناظر وجنۃ المناظر فی اصول الفقہ (الناشر مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر والتوزیع، طبع دوم، ۱۴۲۳ھ) ص ۳۰۴

۳۳۔ القرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن (دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبع دوم، ۱۴۰۵ھ) ۱۶/۵۵

۳۴۔ البقرہ، ۲:۱۲۴

۳۵۔ الفاسی، احمد بن محمد، ابن عجیبۃ الشاذلی، البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید، تحقیق احمد عبداللہ قرشی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(قاہرہ،۱۴۱۹ھ)۱۶۲/۱۹

۳۶۔ محمد الامین بن محمد المختار، اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، الشنقیطی (دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ)۵۷۶/۸

۳۷۔ الآمدی، ابوالحسن علی بن محمد، الاحکام فی اصول الاحکام، تحقیق ڈاکٹر سید الجمیلی (دار الکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۴ھ)۲۲۴/۱

۳۸. النساء،۴:۱۶۵

۳۹۔ الزرکشی، بدر الدین، البحر المحیط فی اصول الفقہ، تحقیق محمد محمد تامر (دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ)۱۱۴/۱

۴۰۔ ابن نجیم، زین الدین الحنفی، البحر الرائق شرح کنز الدقائق (دار المعرفۃ بیروت، ۱۳۱۱ھ)۱۹۱/۸

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.